

اک ہار تھی جیت سی (قسط 2)

میں ایک غزل جو مکمل نہیں ہوئی تھی سے ،،
تو ایک نظم جسے عمر بھر لکھا میں نے ،،
میں وہ خوشی جو تجھے راس ہی نہیں آئی ،،
تو ایسا درد جسے عمر بھر سہا میں نے ،،

اس نے یونیورسٹی میں صرف دو کلاسز ہی اٹینڈ کی تھی اب وہ وہاں سے نکل آئی تھی ازینہ سے چھپ کر نکلی تھی اگر وہ دیکھ لیتی یو یقیناً اس کو روک لیتی ،، اس نے ڈرائیور کو کال کر کے نہیں بلایا تھا وہ نہیں چاہتی تھی گھر میں کسی کو پتا چلے وہ یونیورسٹی سے جلدی نکل آئی ہے ،،

اس نے ٹیکسی منگوائی تھی اس وقت وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پے بیٹھی غیر حاضر دماغ کے ساتھ اسلام آباد کی بھاگتی ہوئی سڑکیں دائیں جانب بنی بلڈنگیں دیکھ رہی تھی ،،،

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

پھر اس نے اپنی آنکھیں موند لی تھی اس کا دماغ اس وقت کچھ بھی سوچنے سے عاری تھا،، اس کے کچھ منٹ بعد ہی گاڑی رک گئی تھی کیونکہ اس کی منزل آگئی تھی،، گاڑی رکتے ساتھ ہی اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تھی،،

اب اس نے اپنے بیگ کی زپ کھولی اور ٹیکسی والے آدمی کو کرایہ ادا کیا اب وہ گاڑی سے باہر نکل چکی تھی،، گاڑی سے باہر نکلتے ہی ٹھنڈی ہوا نے اس کا استقبال کیا تھا،،،

اب وہ چلتی جا رہی تھی چلتے چلتے وہ ایک جگہ پہ آ کے رک گئی تھی،، وہ اب راول جھیل کے کنارے آکھڑی ہوئی تھی،، اس کی یونیورسٹی سے راول جھیل تک پہنچنے میں بمشکل چودہ، پندرہ منٹ لگتے ہوں گے،،

اس کی آنکھیں بھر آئی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کوئی اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ لے،،

جلدی سے اپنے بیگ سے سن گلاسز نکالے تھے اور آنکھوں پر چڑھا لیے تھے،،

"کسی نے دھوکہ دیا ہے؟؟"

وہ اس آواز پے چونک کے اپنی دائیں جانب پلٹی تھی جہاں ایک آدمی کھڑا تھا اس نے بھی آنکھوں پے سن گلاسز چڑھائے ہوئے تھے،،

جب صفوہ اس کی طرف پلٹی تھی تو اس آدمی نے اپنی آنکھوں سے سن گلاسز ہٹائے تھے،، اس کی آنکھیں گہری نیلی تھی اگر کوئی مسلسل ان آنکھوں میں دیکھتا رہتا تو یقیناً ڈوب جاتا،،

وہ پاکستانی نہیں لگتا تھا لیکن اردو بول رہا تھا،، کیا معلوم پاکستانی ہی ہو

"نہیں" صفوہ جواب دے کر دوبارہ جھیل کو دیکھنے لگی تھی،،،

"اگر آپ نہیں بتانا چاہتی تو آپ کی مرضی" اس آدمی نے کندھے اچکا کر شاید دوبارہ سے آنکھوں پر سن گلاسز لگائے تھے (صفوہ کا دھیان اس آدمی کی طرف نہیں تھا)

وہ آدمی اب وہاں سے چل دیا تھا،،

ابھی اس کو گئے ہوئے کوئی پانچ سیکنڈ ہی ہوئے ہوں گے صفوہ کی نظر نیچے گری زنجیر پر گئی تھی جو اس آدمی کی ہی تھی کیونکہ جہاں وہ آدمی کھڑا تھا وہ وہیں گری پڑی تھی ،، اور اس آدمی کے جوتوں کے نشان بنے ہوئے تھے کیچڑ سے ،،

جتنا وہ تیار لگتا تھا اس کو دیکھ کر یہ تو ہرگز نہیں لگا صفوہ کو کہ وہ آدمی کسی کیچڑ والی جگہ سے ہو کر آیا ہے ،،
خیر مجھے کیا،،

پھر صفوہ نے غور سے اس زنجیر کو دیکھا اور ایک لمحے کی دیر کیئے بغیر اب وہ اس زنجیر کی طرف لپکی تھی ،،

نیچے بیٹھ کر اس نے وہ زنجیر ہاتھ میں لی تھی (ایسی زنجیریں شاہ میر اپنے ہاتھ میں پہنا کرتا تھا)

پہلے اس نے سوچا وہ اس کو اپنے پاس رکھ کے لیکن پھر خیال آیا نہیں کسی غیر انسان کی چیز ہے وہ کیوں اپنے پاس رکھے اب اس نے کیچڑ سے بنے جوتوں کے نشانات کو دیکھا تھا جو پیچھے کی طرف جا رہے تھے،،،

صفوہ وہ زنجیر اس آدمی کو واپس کرنے کی نیت سے ان قدموں کے نشانات کا پیچھا کرنے لگی تھی اور ایک جگہ پر آ کے وہ نشانات غائب ہو جاتے تھے،،،

شاید اس کے جوتوں میں لگی کیچڑ اب نہیں رہی ہوگی،،، صفوہ واپس اسی جگہ آئی تھی جہاں وہ آدمی کھڑا اسے بات کر رہا تھا اس نے وہ زنجیر وہیں پھینکنی چاہی لیکن کچھ سوچ کہ وہ رک گئی اور اس زنجیر کو اپنے بیگ میں رکھ لیا۔ (کبھی اتفاق سے دوبارہ ملاقات ہوئی تو وہ اس کو یہ ضرور لوٹائے گی دنیا ویسے بھی گول ہے)

رايد نے اب اپنے هاتھ كو ديكاها تھا جهاں سے اس كا زنجير والا بريسلٹ غائب تھا جو اس نے جان كر وهاں گرايا تھا وه جانتا تھا صفوه اس كو ضرور اپنے ساتھ لے جائے گی ،،،

بادام كي آواز اس كے كان ميں لگے بليوٹو تھ ميں گونجي تھی ليكن وه خيالوں ميں كهيں اور هي پھنچا هوا تھا ،،،

باس؟؟؟ اب بادام چنچ كے بولا تھا ،،،
رايد نے اب اس كي طرف توجہ دي تھی "يس؟؟؟"

"سامنے ديكهو" بادام كے كهنے پے اس نے سامنے ديكاها تھا جهاں وهي آدمي ايك ريستوران سے نكل رها تھا جس كي وه تلاش ميں تھے ،،،

"اب کیا کرنا ہے؟؟؟ بادل نے پوچھا تھا،،،"

"تم تیمور اور دانیال کے پاس جاؤ اب میرا کام ہے۔" رائد نے حکم دیا تھا،،،

"مگر----- بادل کی بات رائد نے بچ میں سے کاٹ دی تھی،،،"

کہا نہ تیمور کے پاس جاؤ؟؟؟ اور اس کے ساتھیوں کو ڈھونڈو؟؟؟ رائد نے دوبارہ حکم دیا،،،

وہ ہر چیز دو بار ہی کیا کرتا تھا،، وہ دو ہی موقع دیا کرتا تھا اس کا تیسرا آپشن گولی ہوتا تھا،،،

اس نے اب اپنی بائیں جانب دیکھا تھا بادل وہاں سے غائب ہو چکا تھا،،،

وہ اس آدمی کا پیچھا کرنے لگا تھا،،، دور ہی رہا تھا وہ اس آدمی سے اگر قریب جاتا تو اس آدمی کو پتا چل جاتا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے،،،۔

وہ آدمی اب ایک گلی کی طرف مڑ گیا تھا،،، راہد نے دانیال کو کنیکٹ کیا تھا،،،

"دانیال میک اپ فیس شو کرنے والے آلات ہیں تمہارے پاس؟؟؟"

"یس سر" دوسری طرف سے دانیال کی آواز گونجی تھی،،،

مقام (location) بھیج رہا ہوں پانچ منٹ کے اندر پہنچو،،، یہ کہہ کر اس نے کال ڈسکنیکٹ کی تھی وہ جانتا تھا دانیال یہیں قریب ہی ہے پہنچ جائے گا!!!!

وہ اب اس گلی میں مڑ گیا تھا اور ایک دم اس کو احساس ہوا تھا کوئی اس کے پیچھے آرہا ہے،، اس نے اپنا پستول تیار کیا تھا اور خود چلتا جا رہا تھا ایک دم سے وہ پیچھے کی جانب پلٹا تھا!!!

یہ وہی آدمی تھا جس کے پیچھے راہد جا رہا تھا،،،

اسے پہلے وہ آدمی راہد پر گولی چلاتا راہد نے اپنا پستول اوپر کیا تھا،، ایک،،، دو،،،، تین،،، اور پستول اس آدمی کے کندھے کی جانب کر کے ٹریگر دبا دیا تھا،،،

وہ آدمی شاطر تھا اس لیے اس نے اپنے جسم کو جھٹکا دے کر سینہ گولی کے سامنے کیا تھا اور گولی اس آدمی کا سینہ چیر گئی تھی،،،،

اوہ شٹٹٹٹ،،، " راہد نے دور سے یہ سب دیکھا تھا،،،

وہ آدمی یقیناً مر چکا تھا،، اس نے خود کشی کی تھی یا پھر شاید یہ راہد شاہ کی زندگی کا چوبیسواں قتل تھا

،،،،

وہ گھر آگئی تھی گھر آتے ہی امی کو سلام کیا جو لاؤنچ پر رکھے تخت پر براجمان تھی،،

امی نے سلام کا جواب دیا،، اب صفوہ کی نظر ایک وجود پر گئی وہ کوئی آنٹی تھی جو صوفے پر بیٹھی تھی،، وہ اب چلتے ہوئے ان کے سامنے آئی،،،

یہ تو سائرہ پھوپھو تھی،، ان کو دیکھ کر صفوہ کے چہرے پر حیرانگی کے تاثرات واضح تھے،، اس کا حیران ہونا بنتا بھی تھا کیونکہ شاہ میر کی موت کے بعد پھوپھو یہاں نہیں آتی تھی،،، اور وہ بالکل فنا ہو گئیں تھی اپنے جوان بیٹے کی موت کے دکھ میں،،، صفوہ کو لگتا تھا شاید ان کا دکھ صرف سائرہ پھوپھو ہی سمجھ سکتی ہیں صفوہ نے شوہر کھویا تھا تو انہوں نے اپنا جوان بیٹا کھویا تھا لیکن آج وہ بھی سنبھلی ہوئی لگ رہی تھی بس وہی رہ گئی تھی جو کبھی سنبھل نہیں پائی تھی،،،

"صفوہ بیٹا پھوپھو سے نہیں ملنا کیا؟

ماں کی بات سن کر وہ پھوپھو کے سامنے جھکی،، پھوپھو نے اس کے سر پے ہاتھ رکھا "خوش رہو بیٹا"

اب وہ پھوپھو کو کیسے کہتی کہ اس کی خوشیاں تو ان کے بیٹے کے ساتھ ہی ختم ہو گئیں،،

"میں کپڑے تبدیل کر لوں؟؟؟ صفوہ نے ان دونوں سے پوچھا،،،"

ماں عمر میں سائرہ پھوپھو سے بڑی تھی لیکن پھوپھو اس وقت ماں سے کوئی دس پندرہ سال بڑی لگ رہی تھی پہلے شوہر کی موت اور پھر بیٹے کی موت نے انہیں اندر ہی اندر جلا ڈالا تھا،،،

"جاؤ بیٹا آرام کرو تھک گئی ہو گی تم"۔ پھوپھو کا جواب سن کے صفوہ مسکرائی پھر اپنے کمرے کی جانب چل دی۔۔۔ اس نے دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ ہینڈل پر رکھا تھا اور وہیں اس کا ہاتھ ساکت ہو گیا،،،

جب اس کے کانوں میں ماں کی آواز گونجی " صفوہ کے دو تین اچھے گھرانوں سے رشتے آئے ہوئے ہیں لیکن ایوب صاحب چاہتے ہیں پہلے بہار کی شادی کر لیں پھر صفوہ کے بارے میں سوچتے ہیں "

یہ بات سن کے پھوپھو کو بھی چپ لگ گئی تھی صفوہ جانتی تھی پھوپھو کو یہ بات بہت بری لگی تھی لیکن اسے ایک بات سمجھ نہیں آئی شاہ میر کی موت کے کچھ عرصہ بعد پھوپھو نے ہی بابا کو بولا تھا " اگر صفوہ کے لئے کوئی اچھا رشتہ آجائے تو بے شک ہاں کر لیجیے گا!!! خیر شاید دل پر پتھر رکھ کے وہ بات بولی ہوگی انہوں نے آخر وہ ان کی بہو تھی ان کو برا لگنا بنتا تھا،،،،،

پیچھے سے خیام بھائی کی آواز آرہی تھی جو پھوپھو کو کہیں چھوڑنے کا کہہ رہے تھے،،،

اس نے جیسے ہی اپنے کمرے کا دروازہ کھولا وہاں نازلین بیٹھی تھی اس کی کزن علیم چچا کی بیٹی وہ صرف اس کی کزن ہی نہیں بہترین دوست بھی تھی،،، شاہ کی موت کے بعد صفوہ نے ہنسنا تک چھوڑ دیا تھا لیکن نازلین اس کو ایسی ایسی باتیں سناتی تھی کہ وہ ہنس پڑتی تھی اس کا موڈ بھی بہتر ہو جاتا تھا

،،،

"اوائے تم کہاں سے آرہی ہو؟؟؟۔ نازلین اس کو متجسس نظروں سے گھورتی ہوئی اس کے بیڈ سے اٹھ کر اس کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی،،،،"

صفوہ نے اپنا بیگ صوفے پر پھینکا اب اپنے بالوں کو کچچر سے آزاد کرتے ہوئے اس نے نازلین کو جواب دیا

"ظاہر ہے یونیورسٹی سے"

"جھوٹی" نازلین کمر پر ہاتھ رکھ کے لڑاکا عورتوں کی طرح اس کے سامنے کھڑی تھی اب،،، اس کے ڈارک بلیک بال اس کے کاندھوں تک آرہے تھے جو اونچی پونی ٹیل میں بندھے تھے،،،،"

"کیا مطلب جھوٹی؟؟ صفوہ نے اب اپنا دوپٹہ بیڈ پر پھینکا تھا،،، نازلین اور وہ دونوں ایسی ہی تھی چیزیں اپنی جگہ پر نہیں رکھتی تھی جہاں دل کیا وہیں پھینک دی گھر والوں کے طعنوں کے بعد بھی کبھی نہیں سدھری تھی وہ،،،،"

"میں تمہاری یونیورسٹی گئی تھی بہن تم وہاں کہیں بھی نہیں تھی"

"تم؟؟؟؟؟ تم کیا کرنے گئی تھی اور کس کے ساتھ گئی تھی؟؟؟ صفوہ اس پر چیخ پڑی

نازلین نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ دیئے،، "چیخو نہیں مجھے بہار نے کہا تھا میں تمہیں پک کر لوں خیر کہاں تھی تم؟

نازلین بہار سے ایک سال چھوٹی اور صفوہ سے دو سال بڑی تھی،،،

"میں راول لیک کی طرف گئی تھی" صفوہ اب واشروم کی جانب بڑھنے لگی اسے پہلے نازلین کا لیکچر شروع ہوتا،،،

لیکن نازلین اس کے راستے میں آگئی،،، تم؟ اس نے اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی سے صفوہ کی جانب اشارہ کیا (نازلین ہر چیز میں اپنا بایاں ہاتھ استعمال کیا کرتی تھی) "تم شاہ میر کی یاد میں وہاں کونسے دیئے جلانے گئی تھی اب؟؟؟

صفوہ اس کی بات پر بھڑک اٹھی "میں نے ہزار بار تمہیں سمجھایا ہے شاہ کو لے کر کوئی مزاک مت کیا کرو پلینز؟؟؟

نازلین نے صفوہ کا موڈ خراب دیکھ کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے " اچھا ٹھیک ہے معذرت!!!! لیکن تم اچھا نہیں کر رہی اپنے ساتھ بھی اور ہم سب کے ساتھ بھی شاہ میر جا چکا ہے اب پلیز تم بھی۔۔۔۔۔

"میں شاہ کو نہیں بھول سکتی" صفوہ نے واشروم میں گھس کے دروازہ زور سے بند کیا تھا،،،،

"عجیب لڑکی ہے" نازلین یہ کہہ کر اس کے کمرے سے باہر نکل گئی تھی،،،

"تم نے سمجھایا اسے؟؟؟ نغمہ تائی اب نازلین سے پوچھ رہی تھی،،

نازلین کی شکل سے ہی پتا چل رہا تھا صفوہ نہیں سمجھی،،،

اسے پہلے نازلین جواب دیتی بہار آگئی وہاں،،، "کیا سمجھنے سمجھانے کی بات ہو رہی ہے؟؟؟
بہار نے ماں سے پوچھا،،،

"نازلین کو بھیجا تھا صفوہ کو سمجھائے کب تک وہ شاہ میر کی یادوں میں خود کو برباد کرے گی؟؟؟ ماں
بہت دکھی لگتی تھی،،،

"اچھا کیا بنا پھر؟ بہار نے نازلین کی طرف دیکھا،،،

"وہ کبھی نہیں سمجھے گی!!! سمجھنا تو دور کی بات وہ تو شاہ میر کے بارے میں زرا سا کچھ برداشت نہیں
کرتی۔"

نازلین بھی پریشان لگتی تھی صفوہ کے لیے،،،

"امی تو آپ لوگ کا کیا مسئلہ ہے؟؟؟ شاہ میر کی موت ہوئی ہے!! شاہ میر وہ انسان تھا جس کے وہ نکاح میں تھی اسے بے پناہ محبت کرتی تھی وہ کیسے سوچے گی کسی اور کے بارے میں؟؟؟ اس کو وقت دیں پلیز ویسے بھی پڑھتی لکھی ہے رشتوں کی کمی نہیں ہے اسے تو پھر آپ کیوں بھینس کے آگے بن بجا رہے ہیں ابھی"

"لیکن بیٹا وہ کوشش تو کرے اس سب سے نکلنے کی وہ تو اور الجھتی جا رہی ہے،، تم خود سوچو پہلے کیسی تھی وہ اور اب کیا ہو گئی ہے؟؟؟"

"اگر آپ چاہتی ہیں وہ شاہ میر کو بھلا کر کسی اور سے شادی کر لے یا پھر کسی اور سے محبت کرے تو یہ ابھی تو ہرگز نہیں ہو سکتا اس لیے آپ وقت دیں اسے"

بہار کے موبائل کی اسکرین جلی!! کسی کی کال آرہی تھی اس لیے وہ اپنا موبائل فون لیے باہر نکل گئی!!! ماں کو سمجھانا ویسے بھی بہت مشکل ہے،، وہ نہیں سمجھیں گی،،

نازلین بھی اس کے پیچھے خاموشی سے باہر نکل گئی،،

وہ چاروں اس وقت بادام کے فلیٹ پر موجود تھے جو چھوٹا سا فلیٹ تھا دو کمروں، ایک کچن اور لاؤنچ پر مشتمل،،، وہ چاروں اس وقت لاؤنچ میں تھے،،، ایک صوفے پر تیمور اور دانیال بیٹھے تھے (دوسرا صوفہ جو بالکل اس صوفے کے سامنے تھا جس پر دانیال اور تیمور بیٹھے تھے) اس صوفے پر بادام بیٹھا تھا ان تینوں کی نظریں وہاں دائیں بائیں ٹھہرتے راید پر جمی تھی،،،

"تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟؟ نہیں مطلب مجھے یقین نہیں آرہا اتنی بڑی غلطی راید شاہ جیسا انسان کر کیسے سکتا ہے؟؟"

اتنی دیر سے جو خاموشی چھائی ہوئی تھی وہ بلاخر بادام نے توڑی تھی،،،

راید نے رک کے اس کو دیکھا تھا لیکن کوئی جواب نہیں دیا اور پھر سے وہ اپنا کام یعنی دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں ٹھہلنا وہی چیز دہرانے لگا،،،

" غلطی ہر انسان سے ہوتی ہے حضرت آدم علیہ سلام سے بھی ہوئی تھی انہوں نے بھی غلطی سے سیکھا تھا!!! اور رہی بات راہد کی تو یہ اس کی پہلی غلطی ہے " دانیال نے راہد کا دفاع کیا،،،

" ہم صحیح کہہ رہا ہے دانیال " تیمور نے بھی دانیال کی ہاں میں ہاں ملائی،،،

" بادام صحیح کہہ رہا ہے!!! " جہاں راہد کی بات پے وہ دونوں چونکے تھی وہیں بادام کی گردن فخر سے بلند ہو گئی تھی جیسے کوئی بڑا کارنامہ سر انجام دیا ہو،،،

راہد اب بادام کے برابر میں بیٹھ چکا تھا!!! اور اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسائی پھر ان تینوں کی طرف متوجہ ہوا،،، وہ تینوں اب راہد کی گہری نیلی آنکھوں کی طرف دیکھ رہے تھے

،،،،

"اگر یہ غلطی تم تینوں میں سے کوئی کرتا تو میں معاف کر دیتا کیونکہ تم تینوں نے ہمیشہ اندرونی کام کیے ہیں اور اتنا تجربہ بھی نہیں ہے لیکن مجھ جیسے (اس نے اپنے سینے پر زور سے انگلی ماری تھی) مجھ جیسے انسان کو یہ سب کرنا زیب نہیں دیتا اور میں خود کو معاف نہیں کروں گا،،،"

"مگر سر---- تیمور کچھ بولنے لگا تھا راہد نے اس کی بات کاٹی،،، جانتے ہو 14 ستمبر 2011 کو ایف آر بنوں میں ایجنسی کے اہلکاروں کو لے جانے والی گاڑی پر حملے میں تین انٹیلی جنس اہلکار ہلاک کیوں ہوئے تھے؟؟؟"

"کیوں؟؟؟ وہ تینوں یک زبان بولے"

"کیونکہ سارا مسئلہ فوکس کا تھا انہوں نے اپنا فوکس کھویا تھا جس وجہ سے وہ چھپے دشمن پر دھیان نہیں دے سکے تھے اور یہی غلطی آج میں نے کی --- میں نے بھی اپنا فوکس کھویا اور دشمن نے اسی چیز کی فائدہ اٹھایا،،، وہ لوگ مارے گئے تھے،، اور میں؟؟؟ مجھے جس کو نہیں مارنا تھا میں نے اس کو مار دیا،،،"

وہ تینوں غور سے اس کو سن رہے تھے،،،

اور دوسری چیز پتا ہے کیا؟؟؟

وہ تینوں پھر سے یک زبان بولے تھے "کیا؟؟؟"

"خیر وہ بعد میں بتاؤں گا" راہد ابھی بتانا نہیں چاہتا تھا وہ اب کچھ بھی کر لیتے راہد نے نہیں بتانا تھا وہ صرف اتنا ہی بتاتا تھا جتنا وہ بتانا ضروری سمجھتا تھا،،،

"خیر اب" راہد دوبارہ ان کی طرف متوجہ ہوا ---

تیمور تم میرے ساتھ DG-CT کے آفس چلو گے،،،

"م۔ میں؟؟؟ تیمور گھبرا گیا

"یہاں تیمور تمہارے علاوہ کوئی اور بھی ہے کیا؟؟؟"

تیمور شرمندہ ہوا راہد کی بات پے "نوسر" اس کی گردن تک جھک گئی تھی،،،

"مجھے دس بجے رپورٹ کرنا ہے ان کو !!! ہم نو اکیس پر نکلیں گے" راہد کے ہاتھ میں اس وقت گھڑی نہیں تھی اس لیے وہ اوپر لگے وال کلاک کو دیکھتے ہوئے بولا،،،،

"اوکے سر" اسے پہلے راہد اپنا روایتی جملہ ادا کرتا اسے پہلے بادام اور دانیاں نے تیمور کو چڑانے کے لیے راہد کا جملہ کہا "یاد رہے تیمور ایک سیکنڈ بھی لیٹ برداشت نہیں کروں"۔ اس بات پر راہد کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی جو یقیناً کوئی بھی نہیں دیکھ سکا تھا اس نے پانچ سیکنڈ کے اندر اس مسکراہٹ کو دبا دیا تھا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا،،،،

وقت رات کے دس بج کر بارہ منٹ ---

تیمور اس وقت اس شیشے کے مثلث کمرے کے باہر موجود تھا وہ ان تینوں کی شکلیں دیکھ سکتا تھا ان کے حرکت کرتے جسم دیکھ سکتا تھا لیکن انہیں سن نہیں سکتا تھا!!!! اس کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اس

لیئے وہ بیزار ہو کے جمائیاں لیئے جا رہا تھا تیمور اچھے قد اچھے نقوش مناسب جسامت کا مالک تھا اس کو دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ روز جم میں کئی گھنٹے گزارتا ہے،،، گہری بھوری آنکھیں ڈارک بھورے بال جو گھنگھریالے تھے،،، وہ نہ سانولا تھا نہ گورا چٹا تھا اس کی رنگت بہترین تھی ہر لحاظ سے وہ بہترین تھا،، اس وقت ہلکی داڑھی اس کے چہرے کو مزید پرکشش بنا رہی تھی،،،

اندر موجود راید جو جینز پے بلیک ٹی شرٹ میں ملبوس تھا اس کی گہری نیلی آنکھوں میں اطمینان ہی اطمینان تھا،،

سربراہی کرسی پے ڈی جی۔ سی ٹی (DG-CT) براجمان تھے،، میز کی دوسری جانب مہمانوں کے لیئے رکھی گئی دو کرسیوں میں سے ایک پر اندرونی ونگ (internal wing) اور دوسری پر راید بیٹھا تھا،،،

"پہلی بات تو میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے،، دوسری بات مجھے اس غلطی سے ایک بات معلوم ہوئی ہے"

کیا بات؟ انٹرئل ونگ نے سوال کیا،،

"یہی کہ دشمن ہمارے حدود میں داخل ہو گیا ہے اور اس کا مقصد کچھ بڑا ہے۔" کیا اطمینان تھا اس کے چہرے پر وہ بھی جانتا تھا یہ بات،،

اس بات پر DG-CT کی مٹھیاں تک بھیج گئی "راید میں پھر سے کہہ رہا ہوں اپنی کرسی سنبھالو"

"پہلے آپ میری بات سنیں" راید نے ان کی بات جیسے ان سنی کر دی

"لیکن ہماری افواج اتنی کمزور نہیں کہ دشمن کو اپنے ملک میں اتنی آسانی سے داخل ہونے دیں"

اب کہ اندرونی ونگ بولا تھا

"اوں ہوں۔۔۔ میں مانتا ہوں افواج مضبوط ہیں لیکن۔۔۔"

اس نے اپنی بات درمیان میں چھوڑ دی! وہ جانتا تھا وہ کتنی بڑی بات کرنے جا رہا ہے،،،

"کہو میں سن رہا ہوں " DG-CT اس کو بات درمیان میں چھوڑتے دیکھ کر بولا،،،

"یہاں کوئی غدار ہے " اب کی بار DG-CT افسر ایک جھٹکے سے اپنی کرسی سے اٹھا تھا "

"راید دود شاہ!!! میں پھر کہہ رہا ہوں اپنی کرسی سنبھالو "

افسر نے چبا چبا کے اپنے الفاظ ادا کیئے تھے،،،

جبکہ انٹرل ونگ خاموش تھا،،، اور ایکسٹرل ونگ کی یہاں ان کو ضرورت نہیں تھی،،،

"کیوں ضرورت نہیں تھی؟ یہ چیز صرف وہ تینوں جانتے تھے،،،

"سر میں اپنی کرسی ہی سنبھال رہا ہوں " اب راید نے اپنے الفاظ دھیمے لہجے میں ادا کیئے تھے،،،

"میں پھر سے کہہ رہا ہوں یہاں کوئی غدار ہے ورنہ ایسے کسی ملک میں دشمن اتنی آسانی سے داخل

نہیں ہو سکتا یہ بات آپ دونوں بھی اچھی طرح جانتے ہیں "

"اور دوسری بات!!! (راید نے اپنی دو انگلیاں اٹھائیں) بات اب صرف چھوٹے موٹے دہشتگردوں یا پھر چھوٹے موٹے جاسوسوں کی نہیں ہے دشمن ہمارے ملک میں داخل ہو گیا ہے اور اس کا اڈا یہیں ہے اور یہ سب کسی غدار کی مدد سے ہوا ہے،، اب یہ لوگ باہر سے اپنے بندے منگوا کے پاکستان میں داخل کر رہے ہیں،،

جہاں DG-CT کو غصہ آرہا تھا وہیں انٹرل ونگ چیزوں کو سمجھنے کو کوشش کر رہا تھا،،،

" ہمارا دفاع بہت مضبوط ہے شاہ صاحب!!! ہمارے افسر بہت سمجھدار ہیں "

"ہاہہہہ" راہد نے آنکھیں موند کے گہری سانس لی "معاف کیجیے گا سر،، مگر یہاں کے افسران کو صرف اور صرف اپنی کرسیوں سے مطلب ہے اپنا فائدہ دیکھتے ہیں،، یہاں کے افسران فوجی بزنس مین بن گئے ہیں اور ایک بزنس مین صرف اپنا نفع و نقصان دیکھتا ہے،، یہ لوگ جنگ نہیں کر سکتے دشمن کو للکار نہیں سکتے،، اس سب میں خون کس کا بہہ رہا ہے؟؟ نچلے طبقے کے فوجیوں کا جو مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں ہر روز جنازے غریب ماؤں کے بیٹوں کے نکلتے ہیں،، غریب ماؤں کے بیٹے خون میں رنگے جا رہے ہیں غریب ماؤں سے اپنے لخت جگر چھینے جا رہے ہیں"

خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

راید کی بات پے ان دونوں کو چپ لگ گئی تھی کیونکہ وہ سو فیصد درست کہہ رہا تھا،،

"ٹھیک ہے میں جانچ پڑتال کرتا ہوں اور اس کے بعد ہی ڈائریکٹر جنرل کو رپورٹ کروں گا"

راید نے اثبات میں سر ہلایا،،

"امید ہے آپ لوگ دماغ سے کام لیں گے اب یہ نہیں سوچنا کہ ہمارا دفاع مضبوط ہے تو کوئی کچھ

نہیں کر سکتا،، ہم طاقت میں چاہے جتنے بھی مضبوط کیوں نہ ہوں لیکن ہمارا دشمن (اس نے اپنے

دائیں ہاتھ کی انگلی اپنے سر پر رکھی تھی (یہاں سے مضبوط ہے تو یقیناً ہار ہماری ہی ہوگی،، ہمارے مضبوط دفاع کا کوئی فائدہ نہیں پھر،،

ان دونوں افسران نے اس کی بات سمجھی تھی،، DG-CT اب اپنے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہوئے تھے اور انٹرئل ونگ نے سامنے پڑی سوفٹ ڈرنک کی ٹن اٹھا کہ لبوں سے لگائی تھی،،

راید اب اٹھ کھڑا ہوا تھا "میں چلتا ہوں اب،، اس نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھا کہ خدا حافظ کہا تھا اور اس کمرے سے باہر نکل آیا تھا

ان کی ملاقات اب پایہ تکمیل تک پہنچی تھی،،

دوسری قسط کا یہیں اختتام ہوتا ہے امید ہے آپ سب کو بہت اچھی لگی ہوگی :)